۱۹۹۸/۲/۲۴ ۴۳

Gmail by Google

(۱)

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

دارالإفتا) کیاسگریٹ پنیا مباح ہے؟)

noor.af <noor.tokhi@gmail.com>
To: daruliftadarululoom@gmail.com
Cc: editorial@zempk.com

13 January 2012 10:42

کیافرماتے ہے علماکرام ومفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ: فقہ حنفی میں توسگریٹ پیناجائزلکھاہے جیساشامی((ردالمحتار،کتاب الأشربة،قبیل کتاب الصید:6\460،ط:سعیدکراچی) میں ہے،درحالیکہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کہ سگریٹ نسوارتوناجائزہوناچاہے اسلئیے کہ اس میں ضرریقینی ہے،تمام صحت کے تحقیقاتی اداروں نے فیصلہ کیاہے،اوراسلام میں بھی :لاضرر ولاضرار ،کاحکم ہے،اواسے طرہ اس میں نقصان مالی اواسراف ہے وغیرہ وغیرہ ۔
بینواوتوجروا۔

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۹/۱۴۲۷
مورخہ

جواب مسئلہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

الجواب حامداً ومصلیاً

سگریٹ پینا فی نفسہ جائز ہے البتہ بلا ضرورت (شوقیہ) سگریٹ پینا مکروہِ تنزیہی ہے، اور اگر تحقیق سے ثابت ہو کہ اس کا کثرتِ استعمال طبّی طور پر صحت کیلئے مضر ہے تو اس صورت میں اس کی کراہت اور بڑھ جائیگی، نسوار کا حکم بھی یہی ہے، تاہم یہ حرام نہیں، لہذا لوگوں کا ذکر کردہ اعتراض درست نہیں۔

فی الدر المختار:

وفی الاشباہ فی قاعدۃ: الاصل الاباحۃ او التوقف، ویظہر أثرہ فیما اشکل حالہ کالحیوان المشکل أمرہ والنبات المجہول سمتہ اھ فیفہم منہ حکم النبات الذی شاع فی زماننا المسمی بالتتن تبعہ

(ج:٦، ص٤٦٠، طبع ایچ ایم سعید)

وفی رد المحتار:

فیفہم منہ حکم النبات وھو الاباحۃ علی المختار او التوقف وفیہ اشارۃ إلی عدم تسلیم اسکارہ وتفتیرہ واضرارہ۔

(ج:٦، ص٤٦٠، طبع ایچ ایم سعید)

وفی منحۃ الخالق علی البحر الرائق:

قولہ: (کمنع المسلمۃ من اکل الثوم والبصل) مفادہ ان لہ منعہا من شرب الدخان المشہور فی ہذا الزمان حیث کان یضرہ۔

(ج:٣، ص١٨٤، طبع رشیدیہ کوئٹہ) (جاری ہے)

Scanned by CamScanner

وفی تنقیح الفتاوی الحامدیة:

مسئلة أفتی ائمة أعلام بتحریم شرب الدخان المشهور، فهل یجب علینا تقلیدهم و افتاء الناس بحرمته أم لا،.... الخ۔

والحق فی افتاء التحلیل والتحریم فی هذا الزمان التمسك بالأصلین الذین ذکرهما البیضاوی فی الاصول ووصفهما بانهما نافعان فی الشرع۔

الاوّل: ان الاصل فی المنافع الإباحة، والماخذ الشرعی آیات ثلاث، الأولی قوله تعالی: خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا، واللام للنفع، فتدل علی ان الانتفاع بالمنتفع به ماذون شرعا وهو المطلوب۔ الثانیه قوله تعالی: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ۔ والزینة تدل علی الانتفاع۔ الثالثة قوله تعالی: أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ المراد بالطیبات المستطابات طبعا وذلك یقتضی هل المنافع باسرها۔

الثانی: ان الاصل فی المضار التحریم والمنع لقوله علیه الصلوٰة والسلام: لاضرر ولاضرار فی الاسلام وأیضا ضبط أهل الفقه حرمة التناول اما بالاسکار کالبنج واما بالاضرار بالبدن کالتراب والتریاق او بالاستقذار کالمخاط والبزاق وهذا کله فیما کان طاهرا۔

وبالجملة ان ثبت فی هذا الدخان اضرار صرف خال عن المنافع

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

فيجوز الافتاء بحله رفع الحرج عن المسلمين فان اكثرهم مبتلون
بتناوله مع ان تحليله أيسر من تحريمه وما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم
بين امرين الا اختار أيسرهما وأما كونه بدعة فلا ضرر فانه
بدعة في التناول لا في الدين۔ فاثبات حرمته امر عسير لا يكاد يوجد
له نصير نعم، لو أضر ببعض الطبائع فهو عليه حرام ولو نفع ببعض
وقصد به التداوي فهو مرغوب ولو لم ينفع ولم يضر هذا ما سنح في
الخاطر اظهار الصواب من غير تعنت ولا عناد في الجواب....

(۲/۳۶۵-۳۶۶ طبع المكتبة الحقانية) والله اعلم بالصواب

سهيل انور عفي عنه

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳-۳-۱۴۳۳ھ

۶-۲-۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

صفر علی ربانی

۱۵/۳/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

عبد الرزاق

۱۵-۳-۱۴۳۳ھ

مفتی

الجواب صحیح

محمد اللہ حفی عفی عنہ

۱۵-۳-۱۴۳۳ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۷۹۱۲۱۷

مورخہ ۱۵/۳/۱۴۳۳ھ

۹/۲/۲۰۱۲ء

Scanned by CamScanner